بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلاصہ خطبہ جمعہ 27 مئی 2022ء بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

27 مئی کا دن جماعت احمدیہ میں یوم خلافت کے نام سے جانا جاتا ہے۔ ہم ہر سال یوم خلافت کے جلسے کرتے ہیں اس لیے کہ 27/مئی 1908ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق ہم پر فضل فرماتے ہوئے جماعت احمدیہ میں خلافت کا نظام جاری فرمایا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک عرصہ سے اپنی جماعت کو اس بات پر تیار فرما رہے تھے کہ کوئی شخص موت سے باہر نہیں۔ اللہ تعالیٰ انبیاء کو بھی اُن کا کام پورا ہونے کے بعد اٹھا لیتا ہے۔ اسی طرح آپؑ کی واپسی کا وقت بھی قریب ہے لیکن ساتھ ہی یہ خوشخبری بھی دیتے تھے کہ آپؑ کی قائم کردہ جماعت نے پھولنا، پھلنا اور پھیلنا ہے اور اللہ تعالیٰ کے وعدے یقیناً پورے ہونے ہیں۔ جماعت کی ترقی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہونی ہے اور کوئی نہیں جو اس ترقی کو روک سکے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی صحابہ کی ایک مجلس میں بیان کرتے ہوئے ایک ارشاد میں آخرین یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے تک اور پھر بعد میں بھی جاری نظام خلافت کا نقشہ کچھ اس طرح کھینچا کہ تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت علی منہاج النبوت قائم ہو گی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہو گی جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے۔ یہ دور ختم ہو گا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہو گی۔ جب یہ سب کچھ امت کے ساتھ ہو گا تو پھر اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور پھر خلافت علی منہاج النبوت قائم ہو گی۔ یہ فرما کر آپؐ خاموش ہو گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاموشی کا یہ مطلب نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد نظام خلافت ختم ہو جائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو خود وضاحت فرمائی کہ یہ نظام جاری رہنے والا نظام ہے۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں لیکن خدائی وعدوں کو پورا ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت کے غلبہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور اُن کو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِیۡ (المجادلہ:22) اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ اُن کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقع دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے جن وعدوں کا ذکر فرمایا ہے انہوں نے آپؑ کے بعد جاری نظام خلافت کے ذریعہ ہی اپنے کمال تک پہنچنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ترقی دینی ہے اور دے رہا ہے۔ خود لوگوں کی راہنمائی فرماتا ہے۔ خلافت کے ساتھ ان کو جوڑتا ہے اور جوڑ رہا ہے ورنہ انسانی بس کی بات نہیں ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی بیعت جس طرح لوگوں نے کی وہ اللہ تعالیٰ کی خالص تائید و نصرت نہیں تھی تو اور کیا تھا؟ خلافت ثانیہ کے انتخاب کے وقت مخالفین شور مچاتے رہ گئے اور پھر دنیا نے دیکھا کہ کس طرح تیزی سے جماعت ترقی کرتی چلی گئی۔ خلافت ثالثہ میں اللہ تعالیٰ نے باوجود حکومت وقت کے بہت سخت حملے کے جماعت کو ترقیات سے نوازا۔ خلافت رابعہ میں ترقیات کا ایک اور باب کھلا۔ خلیفہ وقت کے ہاتھ کاٹنے کا سوچنے والوں کے اپنے ہاتھ کٹ گئے اور فضا میں ان کے جسم بکھر گئے لیکن جماعت کی ترقی کے قدم نہیں رکے۔ پھر خلافت خامسہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی تائیدات و نصرت کے نظارے دکھائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو پورا کرنے کے لیے نئے نئے راستے کھلنے کا انتظام ہوا۔ ایک کے بجائے ایم ٹی اے کے سات آٹھ چینل مختلف زبانوں میں جاری ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے اور ریڈیو پروگراموں کے علاوہ خود بھی لوگوں کی راہنمائی فرمائی اور لوگوں کو خوابوں کے ذریعہ اور مختلف لٹریچر کے ذریعہ احمدیت کے پیغام کو قبول کرنے کی توفیق دی۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدوں کا نتیجہ تھا۔

حضور انور نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایم ٹی اے کے ذریعہ، لٹریچر کے ذریعہ اور خوابوں کے ذریعہ لوگوں کے دلوں کو اسلام اور احمدیت کی طرف پھیرنے کے سامان پیدا فرمانے اور خلافت احمدیہ کی سچائی آشکار کرتے ہوئے لوگوں کے دلوں میں خلافت سے محبت پیدا کرنے کے گنی بساؤ، گیمبیا، گوئٹے مالا، انڈونیشیا، برکینا فاسو، مالی اور نائیجیریا میں ہونے والے چند ایمان افروز واقعات بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ پس یہ ہے وہ اخلاص و وفا کا تعلق جو اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں پیدا کر رہا ہے اور انشاء اللہ وفا و اخلاص میں بڑھنے والے ایسے لوگ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو عطا فرماتا رہے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خلافت کے جاری ہونے کی خوشخبری فرمائی تھی۔ پس آپؑ کا یہ فرمان اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ ہر احمدی کا خلافت سے بھی اخلاص و وفا کا تعلق ہونا چاہیے اور وہی بیعت کا حق ادا کرنے والے ہوں گے جو اس معیار کو حاصل کرنے والے ہوں گے اور جب یہ ہوگا تبھی ہم آج یوم خلافت منانے کے حق کو ادا کرنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے کہ وہ خلافت سے بیعت کے حق کو بھی ادا کرنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو بھی حاصل کرنے والے ہوں۔

حضور انور نے آخر میں کہ گھانا اور گیمبیا کے جلسہ سالانہ کے لئے دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ (آمین)